زیر بحث مقالہ (۷) سات ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب اجمالی جائزے پر مشتمل ہے اور اس میں لاہور کا تعارف اور تاریخ، جدیدیت اور روایت کے مباحث اور شاعری میں ہیئت و اسلوب کے تجربات کی اہمیت و افادیت کے ذیلی عنوانات کے تحت شعرا، محققین اور ناقدین کی آرا کا احاطہ کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں لاہور میں شاعری کے پہلے دور اور ابتدائی فارسی، پنجابی اور اردو کے شعرا کے شعری رویوں اور ہیئت و اسلوب کے تجربوں کی نشاندہی کی گئی ہے جنہوں نے لاہور کو جدید شعری رویوں کا مرکز بنانے میں مضبوط پس منظر اور گہری بنیاد فراہم کی۔ گو عرفِ عام میں کہنے کو یہ قدیم شعرا ہیں مگر یہ ایسے قدیم شعرا ہیں جو کبھی قدیم نہیں ہو سکتے کیونکہ ان کے ہیئتی و اسلوبی تجربات اور شعری رویوں نے انہیں جدت سے ہمکنار کیا ہے۔ تیسرا باب لاہور کی شاعری میں جدید رویوں کا دوسرا دور ہے۔ اس میں شاعری کے ارتقا کو واضح کیا گیا ہے اور ۱۸۵۷ء کے بعد شعرائے لاہور کے رویے خصوصاً انجمن پنجاب، انجمن اتحاد، انجمن حمایتِ اسلام کے ساتھ ساتھ جدید شعری رویوں کا فروغ اور لاہور کے

اہم مقاموں، اداروں اور بزموں کے تحت ہونے والی شاعری پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس دور کے تین رجحان ساز شعرا یعنی الطاف حسین حالی، محمد حسین آزاد اور علامہ اقبال کی شاعری میں ہیئت واسلوب کے تجربات بیان کیے گئے ہیں۔ چوتھا باب لاہور میں شاعری کے تیسرے دور پر مشتمل ہے جس میں نمایاں شعرا ترقی پسندی، رومانویت اور حلقہ ارباب ذوق کے زیر اثر بننے والے رویوں کو پیش کرنے میں کوشاں رہے۔ پانچواں باب شعرائے لاہور کی شاعری کا چوتھا دور ہے۔ اس میں جدید شعرا خصوصاً میرا جی، تصدق حسین خالد اور ن۔م راشد وغیرہ کے ہیئتی اور اسلوبی تجربات بیان کیے گئے ہیں۔ اسی باب کی فصل دوم میں لاہور کی شاعرات کی شاعری کے بنیادی رویوں کو بیان کیا گیا ہے۔ چھٹے باب میں دور حاضر کے جدید شعرا جیسے ناصر کاظمی، منیر نیازی، وزیر آغا اور شہزاد احمد وغیرہ کے تجرباتّ بیان کیے گئے ہیں۔ اس کی فصل دوم میں نئی لسانی تشکیلات (ساختوں) والے شعرا کے تجربات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی فصل سوم میں لاہور میں قدیم، جدید اور ان دونوں کے امتزاج سے تشکیل پانے والی شعری ہیئتوں اور اسلوبی تجربات کے تنوع اور رنگارنگی پر روشنی ڈالتے ہوئے ثابت کیا گیا ہے کہ لاہور جدید شعری رویوں کا مرکز ہے۔ یہاں شاعری کے لیے فضا ہمیشہ سازگار اور سدا بہار رہی ہے۔

ساتواں باب محاکمہ پر مشتمل ہے جس میں تمام ابواب کے اجمالی خاکہ اور تجزیہ کی روشنی میں یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ بے شمار اسباب ایسے ہیں جن کی وجہ سے لاہور جدید شعری رویوں کا مرکز رہا ہے اس کی قدر و قیمت میں گزرتے وقت کے ساتھ اضافہ ہوا ہے اور یہاں کے شعرا کی شاعری میں ہیئت واسلوب کے تجربات میں تنوع پایا جاتا ہے جن کے اثرات وقت کے ساتھ ساتھ پھلے اور پھولے اور لاہور اور لاہور سے باہر انہوں نے امکانات کا نیا جہاں آباد کیا۔ نیز یہ بھی کہ یہاں کے شعرا نے شاعری کے ذریعے گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور بیشتر شعرا کی شاعری عہد آفریں اور بعض شعرا کی شاعری ناز آفریں ثابت ہوئی۔ مقالے کے آخر میں کتابیات درج کی گئی ہے۔